© rasailojaraid.com

شذرات

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کسی خاص قوم یا مخصوص ملک کے لیے نہ تھی، لیکن آپؐ ساری دنیا کے لیے رحمت بن کر تشریف لائے۔ آپؐ کی ہدایت سے نہ صرف انسانوں نے بلکہ جنوں نے بھی ہدایت پائی اور قرآن حکیم کے پیغام کو انھوں نے رشد و ہدایت کا پیغام یقین کیا، جیسا کہ قرآن حکیم کی سورۂ جن کی ابتدائی آیات سے یہ بات واضح ہوتی ہے: قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ

یہ وہ زمانہ تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے مشرکین سے مایوس ہوکر طائف تشریف لے گئے۔ اس میں دو باتیں ملحوظ نظر تھیں۔ ایک تو وہاں کے لوگوں کو توحید کی تبلیغ مقصود تھی اور دوسری بات یہ تھی کہ آپؐ مکہ سے ہجرت کرنا چاہتے تھے۔ آپؐ کو یہ بھی معلوم تھا کہ آپؐ کی ہجرت وہاں ہوگی جہاں آپؐ کے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اثر اور تعلق رہا ہے، یہ تھی شام اور عرب کی سرزمین۔ شام میں رومیوں کی حکومت تھی، اس لیے وہاں جانا ناممکن تھا، حبشہ کی طرف صحابہ رضوان اللہ علیہم کی ہجرت ایک عارضی چیز تھی۔ مگر رحمتِ عالمؐ کے ساتھ طائف والوں کا جو بہیمانہ برتاؤ ہوا، آپؐ کا چہرہ خون سے سرخ ہوگیا، جبریل امین صرف ایک جملہ کا منتظر تھا کہ مشرکوں کو تباہ کیا جائے لیکن آپؐ سراپا رحمت تھے، بددعا کی جگہ آپؐ نے ہدایت کی دعا فرمائی۔ مکہ کی طرف واپسی کے سفر میں جب آپؐ صبح کی نماز ادا فرما رہے تھے جنوں کی ایک جماعت نے آپؐ کی تلاوت سے قرآن پاک کو سن لیا اور اس پر ایمان لے آئے۔

اس واقعے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے پیارے رسولؐ کو یہ تسلی دی جا رہی ہے کہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اگر طائف کے لوگوں نے آپؐ کے پیغام کو ٹھکرایا تو اس کے عوض جنوں کے ایک گروہ نے آپؐ کے پیغام کو قبول کیا اور وہ اللہ کے کلام پر ایمان لے آئے۔ اس کے بعد جنوں کا یہ گروہ اپنے دوسرے جنوں کی طرف آنحضرتؐ کی طرف سے گویا مبلغ بن کر چلا گیا۔ احادیث میں جو جنوں کے وفود کا ذکر آیا ہے کہ آنحضرتؐ ان سے ملنے جاتے تھے۔ یہ سب اس واقعے کے بعد وجود میں آیا۔ گویا ان کی تبلیغ کا یہ اثر تھا اور پھر جنوں میں تبدیل صورت کی قوت بھی پائی جاتی ہے، اس لحاظ سے ہو سکتا ہے کہ وہ انسانی صورت میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مجالس میں حاضر ہوتے ہوں۔ اور عراق اور شام میں جو زمانہ قدیم میں عرب آباد ہو گئے تھے، ان کو بھی انھوں نے انسانی صورت میں ہو کر تبلیغ کی ہو اور پھر انسانوں کے بھی وفود آتے رہے، اسی طرح بری اور ظاہری جماعتوں کی مساعی سے کسریٰ اور قیصر کی مضبوط شہنشاہیتیں اکہتر سال کے قلیل عرصے میں قرآن مقدس کے حکم کے ماتحت آگئیں۔

جنّ عالم مثال کی ایک مثالی مخلوق ہے جو آنکھوں سے غائب رہتی ہے اور ان میں اشکال کی تبدیلی کی قوت بھی پائی جاتی ہے، ان کو سمجھنے کے لیے انسان کا تجزیہ ضروری ہے۔

صحیح وسالم انسان میں تین قوتیں پائی جاتی ہیں:- (۱) عاقلہ، اس کا کام ہوتا ہے مادہ سے مجرد (غیر محسوس (کلیات) کا ادراک کرنا (۲) دوسری قوت خیالیہ، اس کے مدرکات میں وہ چیزیں شامل ہیں جو بظاہر مادی ہیں لیکن فی الحقیقت مادی نہیں ہیں۔ مثلاً خواب میں کوئی شہر دکھائی دے تو یہ مادہ اور مجرد کی درمیانی چیز ہے اور تیسری قوت احساس کی ہے، اس میں مادی اشیاء کا ادراک ہوتا ہے۔

انسان کا دوسرا تجزیہ اس کے اجزاء کا ہے:- ایک ہے نفس ناطقہ، ادراک کرنے والی روح، یہ محض مجرد ہے۔ دوسرا نسمہ، جس کو روح حیوانی بھی کہا جاتا ہے، جس پر حس و حرکت کا مدار ہے اور یہ ایک قسم کی بھاپ ہے جو اخلاط سے پیدا ہوتی ہے، اس کی پیدائش جب رُک جائے تو موت واقع ہوتی ہے، گویا یہ درمیانی چیز ہے۔ تیسرا بدن ہے، اسی طرح عالم کو اس پر قیاس کریں کہ ان کا ایک حصہ روحانی ہے، اس میں ملائکہ علویہ اور نفوس ناطقہ سب آجاتے ہیں۔ دوسرا حصہ مثالی ہے، اس میں جنّ اور ملائکہ سفلیہ داخل ہیں۔ اور تیسرا ہے، عالم شہادت

© rasailojaraid.com